نقد و تحقیق

غازی عُزیر
ص ب "۲۰۰۸۷" ، الخبر ۳۱۹۵۲
(المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

"مناقب امام ابوحنیفہؒ کی روایات پر ایک نظر"

مشہور فقیہ و مجتہد حضرت نعمان بن ثابت ابوحنیفہؒ، جو برصغیر پاک و ہند میں امام اعظم کے نام سے بھی پہچانے جاتے ہیں، کے مناقب و فضائل میں بیان کی جانے والی بعض زبان زد روایات کا علمی جائزہ ذیل میں پیشِ خدمت ہے:

۱۔ "یکون فی امتی رجل یقال لہ محمد بن ادریس اضر علی امتی من ابلیس و یکون فی امتی رجل یقال لہ ابوحنیفۃ ھو سراج امتی۔"

"میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام محمد بن ادریس ہوگا، جو میری امت کے لیے ابلیس سے بھی زیادہ نقصان دہ ہوگا۔ اور میری امت میں ایک دوسرا شخص ہوگا جسے لوگ ابوحنیفہ پکاریں گے، وہ میری امت کا چراغ ہوگا۔"

(اس حدیث میں "محمد بن ادریس" سے مراد حضرت امام شافعیؒ ہیں (فنعوذ باللہ من ذالک!)

اس حدیث کی تخریج امام جوزقانیؒ نے اپنی کتاب "الاباطیل" میں بطریق مامون بن احمد السلمی حدثنا احمد بن عبداللہ الجویباری انبانا عبداللہ بن معدان الازدی عن انسؓ بن مالک مرفوعاً بہ کی ہے اور فرماتے ہیں:

"یہ موضوع اور باطل ہے۔ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے اسکی کوئی اصل ہے، نہ انس بن مالکؓ نے اسے بیان کیا ہے اور نہ ہی عبداللہ بن معدان

نے اسے روایت کیا ہے۔ بلکہ یہ تو احمد بن عبداللہ الجویباری کی موضوعات میں سے ہے یا مامون بن احمد السلمی کی موضوعات میں سے الخ یہ[6]

امام ابن الجوزیؒ نے اس زبان زد روایت کو اپنی کتاب "الموضوعات" میں وارد کیا ہے اور فرماتے ہیں:

"یہ حدیث موضوع (یعنی من گھڑت) ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو وضع کرنے والے پر اپنی لعنت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی اس لعنت سے دو اشخاص میں سے کوئی ایک نہیں بچ سکتا۔ وہ دو شخص مامون بن احمد السلمی اور احمد بن عبداللہ الجویباری ہیں..."

اس حدیث کا ذکر امام ابو عبداللہ الحاکمؒ نے کتاب "المدخل الی الاکلیل[7]" میں کیا ہے اور فرماتے ہیں: "بعض لوگوں نے مامون بن احمد سے سوال کیا کہ کیا تم امام شافعیؒ اور ان کے متبعین کو خراسان میں نہیں دیکھتے ہو (کہ وہ کیسے پارسا لوگ ہیں؟) تو اس نے جواب دیا: ہم سے اس حدیث کو احمد بن عبداللہ نے بیان کیا ہے، پھر حدیث ذکر فرمائی۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ اس حدیث کو گھڑنے والا شخص مامون ہے جو کہ (فی نفسہٖ) غیر مامون ہے"[8]

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے "اللآلی المصنوعہ[9]" میں، علامہ ابن عراق الکنانیؒ نے "تنزیہ الشریعۃ المرفوعہ[10]" میں، علامہ برہان الدین سبطؒ نے "کشف الحثیث[11]" میں (مامون بن احمد السلمی کے زیر ترجمہ) امام ابن حبانؒ نے کتاب "المجروحین[12]" میں (مامون کے ترجمہ کے تحت)، محمد بن طاہر المقدسیؒ نے "تذکرۃ الموضوعات[13]" میں، علامہ شوکانیؒ نے "فوائد المجموعہ[14]" میں، امام ذہبیؒ نے "ترتیب الموضوعات[15]"، "احادیث مختارہ[16]" اور "میزان الاعتدال فی نقد الرجال[17]" میں، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے "لسان المیزان[18]" میں،

---

[6] کتاب الاباطیل للجوزقانی ج ۲ ص ۲۸۳ [7] المدخل الی الاکلیل للحاکم ص ۲۲ [8] کتاب الموضوعات لابن الجوزی ج ۲ ص ۴۷، ۴۸، [9] اللآلی المصنوعہ للسیوطی ج ۱ ص ۴۵۷ [10] تنزیہ الشریعۃ المرفوعہ لابن عراق الکنانی ج ۲ ص ۳۰ [11] کشف الحثیث للحلبی ص ۳۴۱ - ۳۴۲، [12] مجروحین لابن حبان ج ۳ ص ۴۶، [13] تذکرۃ الموضوعات للمقدسی ص ۸۰، [14] فوائد المجموعہ للشوکانی ص ۴۲۰ [15] ترتیب الموضوعات للذہبی ج ۱ ق ۲۷ [16] احادیث مختارہ للذہبی ص ۱۳ [17] میزان الاعتدال للذہبی ج ۳ ص ۴۲۹ [18] لسان المیزان لابن حجر ج ۵ ص ۷۔

ملا طاہر پٹنیؒ نے "تذکرۃ الموضوعات[۱]" اور "قانون الموضوعات[۲] والضعفاء" میں، علامہ اسماعیل عجلونی الجراحیؒ نے "کشف الخفاء و مزیل الالباس[۳]" میں، علامہ مناویؒ نے "شرح نخبۃ الفکر" میں اور علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ[۴]" میں اس حدیث کے متعلق امام جوزقانی وابن الجوزی رحمہا اللہ کے فیصلہ کو برقرار رکھا ہے۔

اس حدیث کے دو مجروح راویوں میں سے مامون بن احمد السلمی الہروی کے متعلق امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: "دجالوں میں سے ایک دجّال ہے، اس کا ظاہر احوال مذہب کرامیہ کا ہے، باطنی طور پر اس کی حقیقت کوئی نہیں جانتا جن کو اس نے کبھی نہیں دیکھا ان سے بھی حدیث روایت کرتا ہے۔ میں نے اس کا جو ذکر کیا ہے، تو وہ ان روایات کی وجہ سے ہے، جنہیں اہلِ خراسان نے اس سے لکھا ہے، تاکہ اہلِ علمِ حدیث میں اس کی عمداً کذب بیانی کو جان لیا جائے الخ۔"

امام ذہبیؒ کا قول ہے: "أتیٰ بطامات وفضائح"۔ علامہ ابن الجوزیؒ بیان کرتے ہیں: "مامون بے دین ہے، اس میں خیر والی کوئی چیز نہیں ہے، وہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔"

علامہ جوزقانیؒ اور ابنِ عراق الکنانیؒ نے اسے "کذّاب، وضّاع خبیث" بتایا ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے حاشیہ[۵] میں مذکورہ کتب کی طرف رجوع فرمائیں۔

اس حدیث کی سند میں دوسرا مجروح راوی احمد بن عبداللہ بن خالد الشیبانی الجویباری الہروی ہے، جسے امام نسائیؒ و دار قطنیؒ نے "کذّاب" اور فلسطینیؒ نے "متروک" قرار دیا ہے۔ ابوحاتمؒ کا قول ہے: "دجالوں میں سے ایک دجال ہے، جن رواۃ سے اس سے کوئی حدیث بیان نہیں کی، ان کی طرف سے گھڑ کر روایت کرتا ہے۔" ابنِ عدیؒ فرماتے ہیں: "ابنِ کرام کے لیے جو وہ چاہتا تھا حدیث گھڑا کرتا تھا۔" امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: "دجّالوں میں سے ایک دجّال اور کذّاب ہے۔ ابنِ عیینہ، وکیع اور ابوضمرہ وغیرہ ثقات اصحاب الحدیث سے روایت کرتا ہے اور ان کی طرف سے وہ حدیثیں بھی گھڑتا ہے، جنہیں ان لوگوں نے قطعاً بیان نہیں کیا ہے۔ اس نے ان

---

۱ تذکرۃ الموضوعات للفتنی صد ۱۱۱ ۲ قانون الموضوعات والضعفاء للفتنی صد ۲۸۰ ۳ کشف الخفاء للعجلونی ج ۱ صد ۲۳۳ ۴ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی ج ۲ صد ۲۲۴ ۵ کشف الحثیث للحلبی صد ۳۴۱، میزان الاعتدال للذہبی ج ۳ صد ۴۲۹، مجروحین لابنِ حبان ج ۳ صد ۴۵، تنزیۃ الشریعۃ لابنِ عراق ج ۱ صد ۹۸، قانون الموضوعات والضعفاء للفتنی صد ۲۸۰۔ ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج ۳ صد ۳۲، اباطیل للجوزقانی ج ۲ صد ۲۸۳، موضوعات لابن الجوزی ج ۲ صد ۴۷، ۴۸

تمام ائمہ کی طرف سے ہزاروں ایسی حدیثیں روایت کی ہیں جن میں سے ایک بھی حدیث ان ائمہ نے بیان نہیں کی ہے۔ یہ ان ائمہ حدیث کی جانب منسوب کرکے احادیث وضع کیا کرتا تھا۔ کتب میں اس کا تذکرہ جائز نہیں ہے بجز اس کے کہ اس پر جرح کی جائے۔" امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ "میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے احادیث گھڑنے کے لیے بخوبی جانتا ہوں۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار سے زیادہ حدیثیں گھڑی ہیں۔" امام حاکمؒ فرماتے ہیں: "یہ کذاب خبیث ہے فضائلِ اعمال میں اس نے بہت سی حدیثیں گھڑی ہیں، لہٰذا اس کی حدیث کی روایت جائز نہیں ہے۔" امام جوزقانیؒ نے اس کو "کذاب، وضاع خبیث" بتایا ہے۔ امام ابن الجوزیؒ کا قول ہے کہ "جویباری بُرا شخص ہے، اسمیں بھلائی والی کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔" جویباری کے تفصیلی حالات کے لیے حاشیہ ۱۹ میں درج کی گئی کتب ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ امام ابو حنیفہؒ کے مناقب میں بیان کی جانے والی دوسری روایت اس طرح ہے:

"یکون فی امّتی رجل اسمہ النّعمان وکنیتہ ابو حنیفۃ ھو سراج امّتی۔"

"میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام نعمان اور اس کی کنیت ابو حنیفہ ہوگی، وہ میری امت کا چراغ ہوگا۔"

اس حدیث کی تخریج خطیب بغدادیؒ نے "تاریخ بغداد" میں بطریق محمد بن سعید البورقی حدثنا سلیمان بن جابر بن سلیمان بن یاسر بن جابر حدثنا بشر بن یحییٰ قال اخبرنا الفضل بن موسیٰ السینانی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمہ عن ابی ہریرۃ مرفوعاً کی ہے اور فرماتے ہیں: "یہ حدیث موضوع ہے۔ اس روایت میں بورقی کا تفرد ہے۔"[۲۰]

---

۱۹ مجروحین لابن حبان ج ۱ ص ۱۴۲، کامل فی الضعفاء لابن عدی ج ۱ ص ۱۸۱، میزان الاعتدال للذہبی ج ۱ ص ۱۰۶-۱۰۸، علل لابن حنبل ج ۱ ص ۹۶، ضعفاء والمتروکین للنسائی ترجمہ ۶۴، ضعفاء والمتروکین للدارقطنی ترجمہ ۳۷، لسان المیزان لابن حجر ج ۱ ص ۱۹۳، ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج ۱ ص ۷۸-۷۹، قانون الموضوعات والضعفاء للفتنی ص ۲۳۶، تنزیہ الشریعۃ لابن عراق ج ۱ ص ۲۸، اباطیل للجوزقانی ج ۲ ص ۲۸۳، موضوعات لابن الجوزی ج ۲ ص ۴۷-۴۸ ۲۰ تاریخ بغداد للخطیب ج ۱۳ ص ۳۳۵۔

اس حدیث کے متعلق امام ابو عبداللہ الحاکمؒ فرماتے ہیں:

"اسے بورقی نے ثقات کی جانب منکرات منسوب کرتے ہوئے گھڑا ہے۔"

اس بارے میں اس کی سب سے زیادہ محش حدیث یہ ہے:

"سیکون فی امتی رجل یقال لہ ابوحنیفۃ ھو سراج امتی۔"[۲۱]

امام ابن الجوزیؒ نے اس حدیث کو اپنی کتاب "الموضوعات"[۲۲] میں، علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے "اللآلی المصنوعہ"[۲۳] میں، علامہ شوکانیؒ نے "فوائد المجموعہ"[۲۴] میں، علامہ ابن عراق الکنانیؒ نے "تنزیۃ الشریعہ"[۲۵] میں، علامہ برہان الدین حلبیؒ نے "کشف الحثیث عمن رمی بوضع الحدیث"[۲۶] میں (زیر ترجمہ محمد بن سعید البورقی)، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے "لسان المیزان"[۲۷] میں، علامہ ذہبیؒ نے "ترتیب الموضوعات"[۲۸] میں، ابن حجر الہیثمی المکیؒ نے "خیرات الحسان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان"[۲۹] میں اور علامہ عبدالرحمٰن بن یحیٰی المعلمی الیمانیؒ نے "التنکیل بمافی تانیب الکوثری من الاباطیل"[۳۰] میں بالاتفاق "موضوع" قرار دیا ہے۔

اس حدیث کی سند میں ایک راوی محمد بن سعید البورقی ابو عبداللہ المروزی ہے جس کے متعلق علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ "۳۰۰ھ کے بعد کا ایک وضاع تھا"، حمزۃ السہمیؒ کا قول ہے: "کذاب تھا، حدیث کے بغیر گھڑ کر چیزیں بیان کیا کرتا تھا"، امام ابو عبداللہ الحاکمؒ کا قول ہے: "وضع مالا یحصی"۔ بورقی کے تفصیلی ترجمہ کے لیے حاشیہ[۳۱] میں درج شدہ کتب کی طرف رجوع فرمائیں۔

---

[۲۱] ایضاً ج ۵ ص ۳۰۸ - ۳۰۹ [۲۲] موضوعات لابن الجوزی ج ۲ ص ۴۸ - ۴۹ [۲۳] اللآلی المصنوعہ للسیوطی ج ۱ ص ۴۵۷ [۲۴] فوائد المجموعہ للشوکانی ص ۴۲۰ [۲۵] تنزیۃ الشریعہ لابن عراق ج ۲ ص ۳۰ [۲۶] کشف الحثیث للحلبی ص ۳۷۷ [۲۷] لسان المیزان لابن حجر ج ۵ ص ۱۷۹

[۲۸] ترتیب الموضوعات للذہبی ج ۱ ق ۲۷ [۲۹] جواہر البیان اردو ترجمہ خیرات الحسان مترجم ظفر الدین رضوی ص ۳۵ - ۳۸ [۳۰] التنکیل بمافی تانیب الکوثری للیمانی ج ۱ ص ۴۴۶

[۳۱] ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج ۳ ص ۶۳ - ۶۴، کشف الحثیث للحلبی ص ۳۷۶ - ۳۷۷ میزان الاعتدال للذہبی ج ۳ ص ۵۶۶، تاریخ بغداد للخطیب ج ۵ ص ۳۰۸ - ۳۰۹، قانون الموضوعات والضعفاء للفتنی ص ۲۹۰، تنزیۃ الشریعہ لابن عراق ج ۱ ص ۱۰۵

۳۔ فضائلِ امام ابوحنیفہؒ میں بیان کی جانے والی تیسری حدیث یہ ہے:

"سیأتی من بعدی رجل اسمه النعمان بن ثابت و یکنی اباحنیفة لیحیین دین الله و سنتی علیٰ یدیه"

"میرے بعد ایک شخص آئے گا، جس کا نام نعمان بن ثابت اور کنیت ابوحنیفہ ہو گی۔ اللہ کا دین اور میری سنت اس کے ہاتھوں پر زندہ ہو گی۔"

اس حدیث کی تخریج بھی خطیب بغدادیؒ نے اپنی "تاریخ بغداد" میں بطریق ابواحمد محمد بن احمد بن حامد السلمی حدثنا محمد بن یزید بن عبداللہ المستملی حدثنا سلیمان بن قیس عن ابی المعلیٰ بن المہاجر عن ابان عن انس مرفوعاً یہ کی ہے، اور فرماتے ہیں: "میں نے اس حدیث کو سوائے اس سند کے کسی اور سند کے ساتھ نہیں لکھا اور یہ باطل و موضوع ہے۔"[32]

امام ابن الجوزیؒ نے اس حدیث کو اپنی کتاب "الموضوعات"[33] میں، علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے "اللآلی المصنوعہ"[34] میں، ابن عراق الکنانیؒ نے "تنزیۃ الشریعۃ المرفوعہ" میں، علامہ ذہبیؒ نے "میزان الاعتدال"[35] میں (زیرِ ترجمہ محمد بن یزید بن عبداللہ)، علامہ ابن حجر مکی الہیثمیؒ نے "خیرات الحسان"[36] میں اور علامہ اسماعیل عجلونیؒ نے "کشف الخفاء و مزیل الالباس"[37] میں اس حدیث کو "موضوع" قرار دیا ہے۔

اس حدیث کی سند کے ایک راوی محمد بن یزید بن عبداللہ المستملی ابوبکر الطرسوسی کے متعلق ابنِ عدیؒ فرماتے ہیں: "احادیث کا سرقہ کرتا ہے، ان میں از خود اضافہ کرتا ہے اور حدیثیں بھی گھڑتا ہے۔" امام ذہبیؒ نے ابنِ عدیؒ کی محمد بن یزید سے مروی ایک حدیث نقل کرنے کے بعد ابنِ عدیؒ کا یہ قول نقل کیا ہے: "یہ حدیث اس سند کے ساتھ باطل ہے۔" ملا طاہر پٹنیؒ نے اسے "متروک الحدیث" قرار دیا ہے، مگر امام ابن حبانؒ نے اسے اپنی کتاب "الثقات" میں وارد کیا ہے اور فرماتے ہیں: "کبھی کبھی خطا کرتا ہے۔" محمد بن یزید کے حالات کی تفصیل کے لیے حاشیہ ۳۸ میں مذکورہ کتب ملاحظہ فرمائیں۔

---

[32] موضوعات لابن الجوزی ج ۲ صـ ۴۹ [33] اللآلی المصنوعہ للسیوطی ج ۱ صـ ۴۵۷-۴۵۸ [34] تنزیۃ الشریعہ لابن عراق ج ۲ صـ ۳۰ [35] میزان الاعتدال للذہبی ج ۴ صـ ۶۶ [36] خیرات الحسان مترجم صـ ۳۵-۳۸ [37] کشف الخفاء للعجلونی ج ۱ صـ ۳۳ [38] ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج ۳ صـ ۱۰، کشف الحثیث للحلبی صـ ۴۲۵، میزان الاعتدال للذہبی ج ۴ صـ ۶۶، قانون الموضوعات والضعفاء للفتنی صـ ۲۹۶۔ کامل فی الضعفاء لابنِ عدی ج ۳ ق ۱۰۵، تنزیۃ الشریعۃ لابنِ عراق ج ۱ صـ ۱۱۶، ترتیب الثقات لابنِ حبان ج ۳ ق ۴۹، مجمع الزوائد للہیثمی ج ۸ صـ ۱۷۹۔

اس سند کے دو اور راوی (سلیمان بن قیس اور ابو المعلیٰ بن المہاجر) عند المحدثین "مجہول"[39] ہیں۔ البتہ علامہ ابن عراق الکنانیؒ نے سلیمان بن قیس کے متعلق لکھا ہے کہ "معلیٰ بن المہاجر سے موضوع خبریں روایت کرتا ہے"[40]۔ تلاش بسیار کے باوجود راقم کو ان دونوں راویوں کا ترجمہ کہیں نہیں مل سکا۔ اس سند کے چوتھے راوی ابان کے متعلق امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ وہ "کذب بیانی کے لیے متہم ہے"[41]۔

۴۔ مناقب امام ابوحنیفہؒ کی چوتھی روایت یہ ہے:

"یکون فی امّتی رجل یّقال له النّعمان بن ثابت یکنی اباحنیفة یجدّد الله سنّتی علیٰ یدیه"

"میری امت میں ایک شخص ہوگا، جس کا نام نعمان بن ثابت اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں میری سنّت کی تجدید فرمائے گا"

اس حدیث کو امام ابن عدیؒ نے "کامل فی الضعفاء" میں بطریق ابن کرام حدثنا احمد بن عبد اللہ الجویباری عن ابی یحیٰ المعلم عن حمید عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرہ روایت کیا ہے۔ امام ابن الجوزیؒ نے اسے اپنی کتاب "الموضوعات"[42] میں، علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے "اللآلی المصنوعہ"[43] میں، علامہ ابن عراق الکنانیؒ نے "تنزیہ الشریعة المرفوعة"[44] میں اور علامہ ذہبیؒ نے "میزان الاعتدال"[45] میں (احمد بن عبد اللہ الجویباری کے ترجمہ میں) وارد کیا اور سندِ روایت میں جویباری "کذّاب" کی موجودگی کے باعث اسے "موضوع" قرار دیا ہے۔ احمد بن عبد اللہ الجویباری کا تفصیلی ترجمہ اوپر حاشیہ ۱۹ کے تحت گزر چکا ہے۔

۵۔ فضائل امام اعظمؒ کی پانچویں حدیث اس طرح بیان کی جاتی ہے:

"یکون فی امّتی رجل یّقال له النّعمان بن ثابت یکنی اباحنیفة یحیی الله علیٰ یدیه دینی و سنّتی"

"میری امت میں ایک شخص ہوگا، جس کا نام نعمان بن ثابت اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں میرے دین اور میری سنّت کا احیاء فرمائے گا"

حضرت انسؓ کی یہ مرفوع حدیث سلیمان بن عیسیٰ بن نجیح السجزی کی سند کے ساتھ مروی ہے۔

---

۳۹ موضوعات لابن الجوزی ج ۲ صد ۴۹ ۴۰ تنزیہ الشریعہ لابن عراق ج ۱ صد ۶۵ ۴۱ موضوعات لابن الجوزی ج ۲ صد ۴۹ ۴۲ ایضاً ۴۳ اللآلی المصنوعہ للسیوطی ج ۱ صد ۴۸۵ ۴۴ تنزیہ الشریعہ لابن عراق ج ۲ صد ۳۰ ۴۵ میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۱ صد ۱

امام ابن الجوزیؒ نے اسے اپنی کتاب "الموضوعات"[۴۶] میں وارد کیا ہے اور فرماتے ہیں: "سلیمان راوی اس کو وضع کرنے کے لیے متہم ہے۔" ابو حاتم الرازیؒ کا قول ہے کہ "سلیمان کذاب تھا۔" ابن عدیؒ بیان کرتے ہیں کہ "حدیث گھڑتا تھا۔" سعدیؒ کا قول ہے: "کان مصرح۔" ابن عراق الکنانیؒ فرماتے ہیں: کذاب اور حدیث گھڑنے کے لیے مشہور رہے۔" ملا طاہر پٹنیؒ فرماتے ہیں: "ہالک، کذاب اور حدیث گھڑنے والا ہے۔ اس نے عقل کے متعلق بیس سے زیادہ حدیثیں گھڑی ہیں۔" امام ذہبیؒ نے بھی اسے "ہالک" اور بقول جوزجانیؒ کے "کذاب مصرح" بتایا ہے۔

سلیمان بن عیسیٰ کے تفصیلی ترجمہ کے لیے حاشیہ[۴۷] کے تحت بیان کی گئی کتب کا مطالعہ مفید ہوگا۔

---

[۴۶] موضوعات لابن الجوزی ج ۱ ص ۴۹ [۴۷] کشف الحثیث للحلبی ص ۲۰۳، میزان الاعتدال للذہبی ج ۲ ص ۲۱۹، کامل فی الضعفاء لابن عدی ج ۲ ق ۱۰۱، قانون الموضوعات والضعفاء للفتنی ص ۲۶۱، ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج ۲ ص ۲۳، تنزیہ الشریعہ لابن عراق ج ۱ ص ۶۵

گروہ ایک جویا تھا علمِ نبیؐ کا — لگایا پتا جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذبِ خفی کا — کیا قافیہ تنگ ہر مدّعی کا
کیے جرح و تعدیل کے وضع قانوں
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں!

اسی دھن میں آساں کیا ہر سفر کو — اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازنِ علمِ دیں جس بشر کو — لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو
پھر آپ اس کو پرکھا کسوٹی پہ رکھ کر
دیا اور کو خود مزا اس کا چکھ کر

(مسدس حالیؔ)